ہجرت نبوی سے اسلامی سال کا آغاز

تحریر: سید آصف عمری

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے جو سراپا حرمت وعظمت والا مہینہ ہے۔ اسلام سے قبل بھی اس مہینہ کی حرمت وعظمت باقی تھی اسی طرح رجب، ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کا مہینہ بھی، قرآن مجید میں ان مہینوں کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے ﴿ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهراً ـــــ﴾ "بلاشبہ مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک بارہ ہے۔ اللہ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اس میں چار مہینے حرمت والے ہیں۔ دین مستحکم یہی ہے لہذا ان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو"۔ (التوبہ) ماہ محرم الحرام کی خصوصیت ایک یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کیلئے یہ اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ چونکہ مذہب اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کے سال کا آغاز کسی شخصی واقعہ پر ہوتا ہے لیکن اسلامی سال کی ابتداء واقعہ ہجرت سے ہوتی ہے۔ یہ سال ہجری آج بھی ہمیں فرمان نبوی ﷺ کی یاد دلاتا ہے۔ اسلام اور ایمان کیلئے تمہیں اپنا گھر بار رشتہ وقربت مال و دولت اور وطن کو بھی چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دے۔ لیکن اسلام کو ہرگز نہ چھوڑو۔

ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی ہو قید مقامی تو نتیجہ ہے تباہی

اس ابتدائے سال میں مہاجرین کو مصیبت وتکالیف کے واقعات اور ایمان پر ان کی ثابت قدمی ہمیں دعوت وفکر وبصیرت دے رہی ہے کہ وحدانیت کے اقرار میں سب کچھ قربان کر کے ایمان کو بچالو، یہی بندگی کا حق ہے۔ ذرا غور کرو اس مہینہ کو کیوں حرمت وعظمت ملی۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ قوم بنی اسرائیل کا فرعون کے ظلم سے نجات پانا دوسری وجہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ کا ہجرت کرنا۔ ہجرت تاریخ اسلام کا وہ عظیم واقعہ جس کی یاد سے ہمارے اندر ایمان ویقین، صبر واستقامت بے سروسامانی میں توکل وبھروسہ پیدا ہوتا ہے۔ اس عظیم واقعہ میں سال کا اختتام اور آغاز پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی تاریخ کا پہلا سال ماہ محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد ہجرت پر رکھی گئی ہے۔ یہ دنیا کی دیگر قوموں کی یادگاروں کی طرح قوت کی کامرانیوں کی یادگار نہیں بلکہ کمزوروں کی فتح مندیوں کی یادگار ہے۔ یہ اسباب ووسائل کی فراوانیوں کی یادگار نہیں بلکہ بے سروسامانیوں کی یادگار ہے۔

یہ فتح مکہ کی یادگار نہیں جسے دس ہزار تلواروں کی چمک نے فتح کیا یہ فتح مدینہ کی یادگار ہے۔ جسے تلواروں کی چمک نے نہیں بلکہ ایک غربت زدہ بے سروسامان انسان کی روح ہجرت نے فتح کیا تھا۔ تم نے جنگ بدر اور

اُحد کی فتح کو یاد رکھا۔ مگر مدینہ کی بے ہتھیار فتح تم نے فراموش کر دی۔ اسلام کے ظہور سے پہلے دنیا کی قوموں میں متعدد سن جاری تھے۔ جب حضرت عمرؓ کی خلافت کا دور شروع ہوا تو دفاتر حساب و کتاب کے معاملات زیادہ وسیع ہو گئے اور ضرورت پیش آئی کہ ایک سن قرار دیا جائے چنانچہ سن ہجری کا تقرر عمل میں آیا۔ جب حضرت عمرؓ نے سن اور تاریخ کی ضرورت محسوس کی تو اگرچہ متمدن اقوام کے سنین رائج تھے۔ لیکن ان کی طبعیت ان کی طرف مائل نہ ہوسکی کیونکہ قوم کا سن اس کی پیدائش اور ظہور کی تاریخ ہوتا ہے۔ یہ اس کی قومی زندگی کی روایات قائم رکھنا اور قومی زندگی کے عروج کی ایک عظیم یادگار ہے۔ آج اگسٹس بکرا ماجیت اکبر اعظم کے نام ان کے سن کے اندر ہر روز ہمارے سامنے آتے ہیں۔ اس پہلو پر بھی غور کرنا چاہیے کہ سن کی ابتداء قرار دینے کیلئے جس قدر بھی سامنے کی چیزیں ہوسکتی ہیں۔ ان میں سے کسی چیز کی طرف ان کی نگاہ نہ گئی۔ ہجرت نبویؐ کا واقعہ جو آغاز اسلام کی بے سروسامانی اور کمزوریوں کی یاد تازہ کرتا تھا، اختیار کیا گیا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ مسلمانوں کا قومی سال قرار دینے کیلئے قدرتی طور پر جو چیزیں سامنے تھیں۔ نزول وحی کی ابتداء تھی۔

بدر کی تاریخی فتح تھی، مکہ کا فتح مندانہ داخلہ تھا، حجۃ الوداع کا اجتماع تھا، لیکن ان تمام واقعات میں سے کوئی واقعہ اختیار نہیں کیا گیا ہجرت مدینہ پر نظر گئی جو نہ کسی کی پیدائش کا دن ہے نہ کسی ظہور کی شرکت نہ کسی جنگ کی فتح ہے بلکہ اس زمانے کی یاد تازہ کرتا ہے کہ آغاز اسلام کی بے سروسامانی اور ناکامی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ داعی اسلام کیلئے اپنے وطن میں زندگی بسر کرنا بھی ناممکن ہوگیا تھا۔ بے چارگی، مظلومیت کی انتہا تھی کہ اپنا وطن، اپنا گھر، اپنے عزیز و اقارب اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر صرف ایک رفیق غم گسار کے ساتھ رات کی تاریکی میں ہجرت کی تھی۔ دنیا کی تمام قومیں فتح و اقبال سے اپنی تاریخ شروع کرتی ہیں، انہوں نے بے چارگی اور درماندگی سے اپنی تاریخ شروع کی دنیا کی تمام قوموں کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کی قومی تاریخ وقت سے شروع ہو۔ جب ان کی تاریخ کا سب سے بڑا انسان پیدا ہوا اور اس نے جنگ و قتال کے میدانوں میں فتح حاصل کی۔ لیکن حضرت عمرؓ اور صحابہ کرامؓ کا یہ فیصلہ تھا کہ ان کی تاریخ کی ابتداء میں سب سے بڑے انسان کی نہیں بلکہ سب سے بڑے عمل کی پیدائش ہو جنگ کے میدانوں میں نہیں بلکہ صبر و استقامت کے میدانوں میں فتح حاصل ہوئی۔ دنیا کی تمام قوموں کا یقین تھا کہ ان کی طاقت و شوکت کی بنیاد اس وقت پڑی جب انہوں نے ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ مگر اسلام کی تاریخ کا آغاز اس وقت ہوا جبکہ اپنا ملک و وطن بھی ترک کر دیا۔ واقعہ ہجرت دراصل بے شمار اعمال کا مجموعہ تھا۔ دنیا کی نظروں میں اسلام کے ظہور و اقبال کا دور دوسرا دور تھا۔ کیونکہ اسی دور میں اسلام کی پہلی غربت ختم ہوئی لیکن خود اسلام کی نظروں

میں اس کی زندگی کا اصلی دور دوسرا دور نہیں بلکہ پہلا دور تھا۔

مکہ ہتھیاروں سے فتح ہوا مگر مدینہ ہتھیار سے نہیں ہجرت سے فتح ہوا۔ آغاز اسلام کا پہلا دور جو بعثت سے شروع ہو کر ہجرت پر ختم ہوا یہ دراصل جماعت کے استعداد کا دور تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی تیرہ سالہ مکی زندگی کا ہر دن اسلام اور اسلام لانے والوں کیلئے چیلنج کر رہا تھا آپ ہر چیلنج کا جواب بڑی رحمدلی، صبر واستقامت اور اخلاق اسوہ و کردار سے دیتے آرہے تھے۔ کشمکش ایک فیصلہ کن مرحلہ سے گزر رہی تھی کہ کھل کر باطل کا مقابلہ کر سکے، دشمنوں نے جب سوشل بائیکاٹ کر دیا تو حضرت محمد ﷺ اور ان کے ماننے والوں کو شعب ابی طالب میں رہنا پڑا اور بھوک و پیاس کی شدت برداشت کرنی پڑی، گھاٹی سے آنے کے بعد آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو مدینہ جانے کا حکم دیا۔ مگر خود آپؐ مصیبتیں جھیلتے رہے۔ جب اللہ نے آپؐ کو ہجرت کا حکم دیا تو آپؐ نے مکہ کو خیر باد کہا اور فرمایا کہ اللہ کی قسم! تو سب سے بہترین زمین ہے اور اللہ کی نگاہ میں سب سے بڑھ کر محبوب! اگر یہاں سے مجھے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا۔ پھر آپؐ نے غار ثور میں اپنے دوست ابوبکرؓ کے ساتھ پناہ لی اور تین دن کے بعد وہاں سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مہاجرین کی تعداد جوں جوں بڑھ رہی تھی۔ مدینہ میں دعوت اسلام مضبوط ہو رہی تھی اب اسلام کو پھیلنے کیلئے مرکز مل چکا تھا۔ لوگ جوق در جوق اسلام کے سایہ میں پناہ لے رہے تھے۔

دس محرم الحرام جس کو عاشورہ کہا جاتا ہے۔ جس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے فرعون سے نجات دی اس خوشی کا اظہار کرتے ہوئے روزہ رکھا تھا اور یہودی اس طرح کرتے آرہے تھے جب اللہ کے رسولؐ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو یہودیوں کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ قوم بنی اسرائیل اور موسیٰؑ کو اللہ نے فرعون کے ظلم سے نجات دی تھی تو آپؐ نے فرمایا کہ ہم تو حضرت موسیٰؑ کی اس سنت کے زیادہ مستحق ہیں چنانچہ آپؐ نے اپنی امت کو تلقین فرمائی کہ نو دس یا دس گیارہ محرم کو روزے رکھے مگر جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ جس کا جی چاہے محرم کے روزے رکھے۔ ذرا ہماری ملت کا جائزہ لیجئے ہماری امت کن خرافات میں کھو گئی ہے اور اسلام کے اس پیغام ہجرت سے کتنا دور ہو گئی اور واقعہ ہجرت کو اور عاشورہ کو بھلا چکی یہ دراصل اسلام کی تعلیمات اور اسوۂ رسول ﷺ سے دوری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہماری امت ذرا غور کرے تو پتہ چلے گا کہ یہ مہینہ ہمارے لئے نئے سال کا آغاز ہے اور ایک عظیم یادگار ہجرت کی یاد کا پیام ہے یہاں سے ہماری زندگی کے نئے باب کا آغاز ہونا چاہیے اور اس عظیم دن اور ہجرت کی یاد کو تازہ کرے۔ جس میں ایک مصیبت زدہ اور بے سروسامان انسان کی زندگی کا اسوہ نظر آتا ہے۔